اقرار نامہ برائے حج 2024ء (1445ھ)

میں ____________ ولد/زوجہ ____________ درخواست دہندہ حج 2024ء/1445ھ اپنی آزادی اور مرضی کے ساتھ اللہ کو حاضر ناظر جانتے ہوئے اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ:

(1) میں نے حکومت پاکستان کی جاری کردہ حج پالیسی برائے سال 2024ء اور منسلکہ ہدایات کو پڑھ کر/سُن کر اس کے تمام نکات کو سمجھ لیا ہے۔ میں آگاہ ہوں کہ میں نے از خود رضا کارانہ طور پر سرکاری سکیم کے تحت حج درخواست جمع کرائی ہے اور قرعہ اندازی میں کامیاب ہوا ہوں۔ میں قرعہ اندازی میں کامیابی کے ساتھ ہی قانونی طور پر حکومت پاکستان وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی (بعدازاں، وزارت) کے ساتھ ایک معاہدہ میں منسلک ہو گیا/گئی ہوں جس کی تمام شرائط سے میں متفق ہوں۔ اس اقرار نامہ اور Hajj Registration Reciept پر میرے دستخط یا انگوٹھے کے نشان ثبت کرنا بھی سرکاری سکیم کے تحت تمام ضوابط سے میرے متفق ہونے کا قطعی ثبوت ہے۔

(2) میں تمام سعودی قوانین کی پیروی کروں گا/گی۔ خاص طور پر سیاسی سرگرمیوں، مذہبی تعصب اور سعودی حکام، پاکستانی حکام اور معاونین حج پاکستان یا ان کے نمائندوں کے خلاف کسی بھی قسم کے ضابطہء اخلاق (مثلاً مظاہرہ اور احتجاج وغیرہ) کی خلاف ورزی نہیں کروں گا/گی، دفتر اُمور حجاج پاکستان کی جانب سے جاری کردہ تمام ہدایات کا پابند رہوں گا/گی اور اس قسم کا کوئی عمل نہیں کروں گا/گی جس سے پاکستان کی عزت پہ حرف آئے یا پاکستانی جھنڈے اور اثاثہ جات کو نقصان ہو یا جس کو ہنگامہ آرائی اور دوسروں کو اکسانا سمجھا جا سکے۔ سعودی تعلیمات کے مطابق کیمرے والے موبائل سے حرمین شریفین میں تصویر کشی اور فلم بنانے کی اجازت نہیں ہے اور دورانِ طواف کسی بھی گری ہوئی چیز کو ہرگز ہرگز نہ اُٹھاؤں گا/گی۔ اگر میں خلاف ضابطہ کوئی عمل کروں گا/گی تو سعودی قانون کے مطابق سزا کا/کی میں خود ذمہ دار ہوں گا/گی اور وزارت بھی میرے خلاف قانونی کاروائی کرنے میں حق بجانب ہوگی۔ اس کارروائی میں حج سے قبل پاکستان واپسی بھی شامل ہو سکتی ہے جو کہ میرے اپنے خرچ پر ہوگی اور جس کے خلاف میں از خود قانونی چارہ جوئی کے حق سے دستبردار ہوتا/ہوتی ہوں۔

(3) میں جانتا/جانتی ہوں کہ حجاج کی سہولت کی خاطر حج تربیتی پروگراموں کا ضلع/تحصیل کی سطح پر حکومت کی طرف سے بندوبست کیا جاتا ہے۔ جس میں میری شمولیت لازمی ہے۔

(4) مجھے علم ہے کہ حج میں جسمانی مشقت ایک اہم پہلو ہے اور بسا اوقات کافی پیدل بھی چلنا پڑ سکتا ہے۔ اور مشاعر (وادی منیٰ، عرفات اور مزدلفہ) میں محدود گنجائش، موسمی شدت اور حجاج کرام کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے، لہٰذا میں ضبط نفس اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کروں گا/گی۔ میں ہر طریقے سے جسمانی اور ذہنی طور پر حج کرنے کے قابل ہوں اور میری بیماری/جسمانی معذوری میرے حج کرنے میں یا میرے اپنے گروپ میں موجود ساتھیوں کیلئے رکاوٹ کا باعث نہیں بنے گی۔ میں جانتا/جانتی ہوں کہ دفتر امور حُجاج کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ میری صحت کے بارے میں غلط بیانی کرنے کی صورت یعنی حج پر آنے سے قبل موجود کسی بھی طویل المدّت علالت کی وجہ سے پیدا ہونے والی معذوری کی صورت میں لازماً ایمبولینس کے ذریعے حج کرائے۔

(5) میں جانتا/جانتی ہوں کہ سعودی قانون کے مطابق ہر ایک عازمِ حج کے لئے ضابطہ صحت کے تحت طبی جانچ کرانا لازم ہوتا ہے۔ وزارت کی جانب سے حجاج کی سہولت کی خاطر حاجی کیمپ میں ''گردن توڑ بخار، نزلہ اور فلو'' کے حفاظتی ٹیکے بھی لگائے جاتے ہیں اور پولیو سے بچاؤ کے قطرے بھی پلائے جاتے ہیں۔ میں مذکورہ ٹیکوں کا لگوانا اور پولیو سے بچاؤ کے قطروں کا پینا یقینی بناؤں گا/گی، اور سرٹیفیکیٹ ضرور حاصل کروں گا/گی۔ کسی بھی مرض کے لئے مستقل ادویات استعمال کرنے کی صورت میں ادویات کی تفصیل کا اندراج حاجی کیمپ کے ڈاکٹر سے ٹریٹمنٹ بک میں درج کرواؤں گا/گی اور ساتھ لے جانے والی ادویات (خصوصاً قلب، بلڈ پریشر اور شوگر کے مریض وغیرہ 40 تا 50 دن کی ادویات) کو حاجی کیمپ کے عملے سے سیل کرواؤں گا/گی۔

(6) میں یہ بھی جانتا/جانتی ہوں کہ اپنی صحت کے بارے میں کسی طرح کی غلط بیانی کرنے کی صورت میں وزارت میرے اور میری صحت کے بارے میں تصدیق کرنے والے معالج کے خلاف قانونی کارروائی کرنے میں حق بجانب ہوگی۔ اس کارروائی میں حج سے قبل پاکستان واپسی بھی شامل ہو سکتی ہے جو کہ میرے اپنے خرچ پر ہوگی اور جس کے خلاف میں از خود قانونی چارہ جوئی کے حق سے دستبردار ہوتا/رہوتی ہوں۔

(7) اگر مجھے دوران حج مددگار کی ضرورت ہوئی تو وہ میرے ساتھ پاکستان سے بطور حاجی جائے گا۔ میں جانتا/جانتی ہوں کہ مقامی مددگار کو اپنے ساتھ حج مشن پاکستان کی جانب سے دی گئی عمارت میں ٹھہرانے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر مجھے ویل چیئر کی ضرورت محسوس ہوئی تو اس کا انتظام میں خود پاکستان سے لے جانے کی صورت میں کروں گا/گی یا میں سعودی عرب میں اپنے طور پر اس کا بندوبست کروں گا/گی۔ اور اس کیلئے دفتر امور حج پاکستان سے مطالبہ نہیں کروں گا/گی۔

(8) میں حج پر روانگی سے قبل کتابوں، ماضی میں حج ادا کرنے والے افراد، مقامی علماء، میڈیا اور دیگر ذرائع سے حج کی روح، اس کے مناسک اور انتظامی امور کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کروں گا/گی تاکہ میں نہ صرف اپنا حج اچھی طرح سے ادا کر سکوں بلکہ ضرورت پڑنے پر دوسروں کی مدد بھی کر سکوں۔

(9) میں سعودی عرب روانگی سے قبل کم از کم 2000 سعودی ریال کا متعلقہ بینک یا اوپن مارکیٹ سے بندوبست کروں گا/گی۔

(10) وزارت کی طرف سے جاری کردہ فلائٹ شیڈول کے مطابق سفر کرنے کا پابند ہوں گا/گی اور فلائٹ تبدیل کرنے کی صورت میں بلڈنگ اور مکتب کے مسائل پیدا ہونے پر میں خود ذمہ دار ہوں گا/گی۔ اگر کسی بھی وجہ سے جلدی یا دیر سے پاکستان واپسی کی ضرورت ہوگی تو ایئر لائن سے میں از خود رابطہ کر کے ایئر لائن کے ضروری واجبات ادا کر کے اس کا انتظام کروں گا/گی، اور اس ضمن میں کسی ریفنڈ کا تقاضا نہیں کروں گا/گی۔

(11) مجھے علم ہے کہ سرکاری سکیم کے تحت حج اوسطاً 41 ایام پر محیط ہوتا ہے لہٰذا میں وزارت یا حج مشن کو اس سلسلہ میں سعودی عرب میں قیام مختصر کرنے یا طویل کرنے پر مجبور نہیں کروں گا/گی۔

(12) میں جانتا/جانتی ہوں کہ میرا جمع شدہ پاکستانی مشین ریڈ ایبل بین الاقوامی پاسپورٹ بمع ویزہ اور ٹکٹ مجھے روانگی سے دو روز قبل متعلقہ حاجی کیمپ میں فراہم کیا جائیگا۔

(13) میں جانتا/جانتی ہوں کہ کسی حاجی نے اگر فلائیٹ شیڈول تبدیل کیا تو مدینہ منورہ میں رہائش کا خرچہ وزارت حج کو دوبارہ ادا کروں گا/گی۔

(14) میں جانتا/جانتی ہوں کہ سعودی عرب روانگی سے قبل اپنے بیگ کے باہر اور تمام سامان کے اندر اپنے شناختی لیبل (Sticker) لگاؤں گا/گی، جس میں میرا نام، ولدیت، گروپ نمبر، پاسپورٹ نمبر، مکتب نمبر، بلڈنگ نمبر، موبائل نمبر اور پرواز نمبر شامل ہوگا۔

(15) میں جانتا/جانتی ہوں کہ آغازِ سفر پر حج کے سامان پر حج ٹیگ ضروری ہوتا ہے اور پرواز کے اترنے یا واپس آنے پر سامان نہ ملنے کی صورت میں مجھے متعلقہ ایئر لائن کے نزدیکی گمشدہ بیگیج کاونٹر پر رابطہ کرنا ہوگا۔ گمشدہ سامان کا ٹیگ دکھا کر شکایت درج کرانی ہے اور شکایت کی کاپی اپنے پاس محفوظ کر لینی ہے۔

(16) میں جانتا/جانتی ہوں کہ تمام مرد عازمین حج کیلئے احرام ضروری ہے اور خواتین کے لئے حجاب کی شرائط پوری کرنے، اپنے وقار کو قائم رکھنے اور اپنے آپکو مناسب طور پر ڈھانپنے کیلئے عبایہ کو احرام کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ مزید میں اس بات کا بھی اہتمام کروں گا/گی کہ اپنے احرام پر پاکستانی اسٹکر (Sticker) لگاؤں گا/گی، تاکہ شناخت کرنے میں آسانی ہو۔

(17) میں جانتا/جانتی ہوں کہ صفائی نصف ایمان ہے اور حرمین شریفین میں دوران قیام صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھوں گا/گی۔ بالخصوص مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں اپنے کمرے اور مشاعر (منیٰ، مزدلفہ اور عرفات) میں کوڑا کرکٹ ادرگرد پھینکنے کی بجائے کوڑا دان کا استعمال کروں گا/گی۔

(18) میں ہر وقت صاف سُتھرا اور پُر وقار لباس زیب تن کروں گا/گی جو نہ صرف شرعی تقاضے پورے کرتا ہو بلکہ میرے ملک کے لیے بھی باعث عزت ہو۔

(19) میں اپنے ساتھ کسی بھی شکل میں منشیات، نشہ آور گولیاں یا کوئی بھی ممنوعہ اشیاء لے کر نہیں جاؤں گا/گی۔ میرے علم میں ہے کہ سعودی عرب میں منشیات لے جانے کی سزا موت ہے۔

(20) پاسپورٹ کو سعودی حکام کے حوالے کرنے سے پہلے میں اس میں سے تمام کاغذات بشمول ہوائی ٹکٹ اور گلے کا کارڈ نکال لوں گا/گی۔

(21) میں ہر وقت حکومت پاکستان کی جانب سے جاری کردہ اپنا حج کارڈ اور سعودی مکتب کا ہاتھ کا کڑا پہن کر رکھوں گا/گی اور گم ہونے سے بچنے کیلئے اپنے ساتھیوں کے موبائل نمبر اپنے پاس احتیاط سے رکھوں گا/گی۔ ساتھ ہی ہر وقت اپنے پاس اتنی رقم ضرور رکھوں گا/گی کہ میں ٹیکسی پکڑ کر اپنی عمارت تک پہنچ سکوں۔ (خواتین ٹیکسی میں اکیلے نہ بیٹھیں)

(22) میں جانتا/جانتی ہوں کہ میرے حج کارڈ پر دفتر اُمور حج پاکستان اور مکتب کے فون نمبر درج ہیں۔ گم ہو جانے کی صورت یا کسی اور مشکل میں سب سے پہلے ان پر رابطہ کر کے ان سے رجوع کروں گا/گی۔

(23) میں کسی بھی صورت میں مکہ/مدینہ میں سرکاری طور پر دیئے گئے پروگرام سے ہٹ کر قیام میں طوالت نہیں کروں گا/گی۔ روانگی کے وقت اور تاخیر کی صورت میں بھی اپنی رہائش پر موجود رہوں گا/گی۔ میں جانتا/جانتی ہوں کہ اگر کوئی حاجی روانگی کے وقت موجود نہ ہوگا/گی یا اس کا محرم اپنے قیام کو طوالت دے گا/گی، تو ایسی صورت میں اضافی اخراجات حاجی خود ادا کرے گا/گی اور اس ضمن میں اپنے مکتب سے رابطے میں رہوں گا/گی۔

(24) میں جانتا/جانتی ہوں کہ سعودی عرب میں دوران حج وفات کی صورت میں تدفین سعودی عرب میں ہی ہوگی اس سلسلے میں میّت کو پاکستان لانے کیلئے وزارت کوئی درخواست قبول نہیں کرے گی۔

(25) میں جانتا/جانتی ہوں کہ مکہ مکرمہ میں مجھے جو رہائش فراہم کی جائے گی وہ ایک خودکار کمپیوٹرائیزڈ نظام کے تحت ملے گی۔ یہ رہائش میرے خاندان یا گروپ کی وحدت کی بنیاد پر نہیں بلکہ سعودی قانون کے تحت غیر محرم مردوں اور عورتوں کی علیحدگی کی بنیاد پر ہوگی جس میں ایک کمرے میں بیک وقت چھ افراد تک موجود رہ سکتے ہیں۔ مجھے علم ہے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ میرے خاندان یا گروپ کے دیگر افراد کو اسی عمارت میں کسی اور منزل پر رہائش مل جائے۔ بہر صورت میں اپنے خاندان یا گروپ کے ساتھ رہنے پر اصرار نہیں کروں گا/گی۔ بعض عمارتوں میں چند ایسے کمرے ہو سکتے ہیں جن میں اتفاقاً کسی ایک خاندان کے خواتین و مرد حضرات کو مشترکہ رہائش ملی ہو۔ ایسی کسی رہائش کو مثال بنا کر خاندان/گروپ کی اکٹھی رہائش کا مطالبہ نہیں کروں گا/گی۔ میں اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ جو بھی عمارت مجھے سرکاری طور پر مختص ہوگی میں اسی میں رہائش پذیر رہوں گا/گی اور تبدیلی کا مطالبہ نہیں کروں گا/گی۔

(26) میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں مختص شدہ عمارت میں پہنچنے پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کروں گا/گی، اور سٹاف کو اپنے حق سے بڑھ کر رہائش الاٹ کرنے کیلئے مجبور نہیں کروں گا/گی۔ رہائش کے حصول کیلئے اپنی باری کا انتظار کروں گا/گی۔ میں رہائش کی فراہمی کے مرحلے کے دوران زبردستی دوسرے حجاج کرام کی رہائش پر قبضہ نہیں کروں گا/گی۔ عمارت میں رہائش نہ ملنے کی صورت میں صرف دفتر امور حج پاکستان کے مجاز حکام سے رابطہ کروں گا/گی اور حکومت پاکستان کے لوگوں کیلئے کسی بھی مشکل کا باعث نہیں بنوں گا/گی اور کسی قسم کا احتجاج نہیں کروں گا/گی۔

(27) اگر کسی وجہ سے مجھے مختص شدہ رہائش نہ ملی جس کا اندراج میرے حج کارڈ پر موجود ہے تو میں فوراً ڈائریکٹر (حج) یا ڈائریکٹر جنرل (حج) کو تحریری طور پر درخواست پیش کروں گا/گی۔ جس کی وصولیابی کی نقل ثبوت کے طور پر اپنے پاس محفوظ رکھوں گا/گی۔ بصورت دیگر کسی قسم کے ریفنڈ یا رقم کی واپسی کا مطالبہ نہیں کروں گا/گی۔

(28) میری محرم خواتین کو کسی دوسرے خواتین والے کمرے میں رہائش ملنے کی صورت میں، میں ان کے کمرے میں نہیں جاؤں گا بلکہ اپنے خاندان کی خواتین کو باہر مشترکہ استعمال کی جگہوں جیسے استقبالیہ یا کھانے کی جگہوں میں ملوں گا۔ ضرورت کی صورت میں، میں اپنی محرم خواتین کو موبائل فون کے ذریعے باہر بلواؤں گا۔

(29) میں یہ جانتا/جانتی ہوں کہ مدینہ منوّرہ میں رہائش اوسط کرایہ کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ جس میں کچھ حجاج کو دُور رہائش مل سکتی ہے جبکہ ان کے ساتھیوں کو قریب اور بہتر رہائش مل سکتی ہے جس کا دارومدار فلائٹ شیڈول اور کمروں کی دستیابی پر ہوتا ہے۔ لہذا میں فراہم شدہ رہائش پر ہی رہنے کا پابند رہوں گا۔ رہائش کی تبدیلی کا مطالبہ نہیں کروں گا/گی اور اس سلسلے میں کسی بھی قسم کا مظاہرہ اور احتجاج نہیں کروں گا/گی اور نہ ہی کوئی ریفنڈ کا مطالبہ کروں گا/گی۔

(30) میں جانتا/جانتی ہوں کہ باتھ روم/حمام کی سہولت شراکت کی بنیاد پر فراہم کی جاتی ہے میں اس سلسلے میں حجاج کرام اور معاونین حجاج سے برداشت اور صبر و تحمل سے پیش آؤں گا/گی۔ میں یہ بھی کوشش کروں گا/گی کہ استعمال کے بعد میں ویسٹرن کموڈ (WC) اور حمام کو اگلے ساتھی کے استعمال کے لئے صاف کروں گا/گی کیونکہ عمارت کا عملہ یہ کام نہیں کر سکتا۔

(31) میں واضح کرتا/کرتی ہوں کہ میں ویسٹرن کموڈ (WC) استعمال کر سکتا/سکتی ہوں اور ویسٹرن کموڈ (WC) ٹائلٹ والی عمارت مل جانے پر پاکستانی سٹائل باتھ روم کا مطالبہ نہیں کروں گا/گی۔

(32) میرے علم میں ہے کہ دوران حج جو بسیں فراہم کی جاتی ہیں وہ شراکت کی بنیاد پر ہوتی ہیں اور ان میں سیٹ پہلے آئیے پہلے پایئے کی بنیاد پر دستیاب ہوتی ہے اس لئے میں نماز کے اوقات سے مناسب حد تک پہلے بسوں کے سٹاپ تک پہنچوں گا/گی تا کہ ٹریفک جام یا دیگر عوامل کی وجہ سے دیر ہو جانے کی صورت میں مجھے مشکلات کا سامنا نہ ہو۔ میں یہ بھی جانتا/جانتی ہوں کہ اس بات کا امکان ہے کہ بس سٹاپ پر مجھے بس کا انتظار کرنا پڑے تو میں خوش اسلوبی سے کروں گا/گی۔ میرے علم میں ہے کہ سعودی ضابطوں کے تحت بسوں کی زیادہ تعداد کو براہ راست عمارتوں سے حرم جانے کی اجازت نہیں ہوتی اور مجھے دو بسیں بدل کر جانا پڑے گا۔ میں یہ بھی جانتا/جانتی ہوں کہ 5 ذوالحجہ سے لیکر 15 ذوالحجہ تک حرم جانے والی ٹرانسپورٹ کی بندش بھی سعودی حکومت کا حج کے لئے بسوں کے واپس لے لینے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ان دنوں میں مجھے عمارتوں یا منٰی سے حرم جانے اور واپس آنے کیلئے اپنے ذاتی انتظامات کرنے ہوں گے۔

(33) مجھے علم ہے کہ منٰی، مزدلفہ اور عرفات میں ٹرانسپورٹ کے ڈبل ٹرپ انتظام کی وجہ سے جو کہ مؤسسہ جنوبی ایشیاء کے ذمہ ہوتا ہے، انتظار کرنا پڑ سکتا ہے جو کہ کئی گھنٹوں پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ لہٰذا میں اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ میں وزارت یا حج مشن کو اس سلسلہ میں ذمہ دار نہیں ٹھہراوں گا/گی۔

(34) میرے علم میں ہے کہ مشاعر میں روانگی کے لئے جو بسیں مہیا کی جاتی ہیں وہ معلم/مکتب کی ذمہ داری ہوتی ہے اور اس معاملے میں معلم/مکتب کی ہدایات پر عمل درآمد لازمی ہوتا ہے۔

(35) میں تمام اوقات میں صبر و تحمل اور خوش خلقی کا مظاہرہ کروں گا/گی اور بچوں، خواتین اور عمر رسیدہ حجاج کرام کو نہ صرف بسوں پر سوار ہونے کیلئے ترجیح دوں گا/گی بلکہ ہر وقت اور ہر حال میں ان کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ کروں گا/گی۔

(36) میں پوری کوشش کروں گا/گی کہ حرمین میں قیام کے دوران تمبا کو نوشی، پان، گٹکہ، نسوار وغیرہ جیسی بری عادتوں سے بچوں۔ کم از کم میں رہائشی عمارتوں میں سگریٹ نہیں پیوں گا/گی کیونکہ اس سے میری صحت کی خرابی کے ساتھ ساتھ دوسرے حجاج کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔

(37) میں اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ میں کھانے کا مطالبہ صرف مقررہ اوقات میں کروں گا/گی اور میں کھانا لیتے وقت قطار میں کھڑے ہو کر پروقار طریقے سے انتظار کروں گا/گی۔ مزید یہ کہ میں جانتا/جانتی ہوں کہ کھانا کمروں میں لے جانا منع ہے۔ میں یہ بھی اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ کبھی کبھار کھانا دیر سے آنے یا کم ہو جانے کی صورت میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کروں گا/گی اور قانونی طریقہ سے شکایت درج کرا کر کھانا آنے کا انتظار کروں گا/گی۔

(38) میرے علم میں ہے کہ مدینہ منورہ میں چونکہ کئی ممالک کے حجاج ایک ہی عمارت میں بیک وقت قیام کرتے ہیں اس لئے ان کے کھانے بھی بیک وقت کھانے کے کمرے میں لگائے جاتے ہیں کسی ایسی صورت میں جب پاکستانی حجاج اور دیگر ممالک کے کھانے قریب قریب رکھے گئے ہوں، میں صرف اپنی مختص شدہ جگہ سے ہی کھانا وصول کروں گا/گی۔

(39) میرے علم میں ہے کہ جو کھانا پاکستان حج مشن کی طرف سے فراہم کیا جاتا ہے وہ ایک معمول (مینو) اور سعودی قوانین برائے حفظانِ صحت کے مطابق ہوتا ہے اور میں اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ میں اس مینو کی پابندی کروں گا/گی اور مینو کے علاوہ کسی قسم کے زائد کھانے بلخصوص جوس، لسی، دہی، یا کولڈ ڈرنکس وغیرہ کیلئے اصرار نہیں کروں گا/گی۔

(40) میرے علم میں ہے کہ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ اور مشاعر میں قیام کے دوران کھانا مہیا کیا جائے گا۔ کھانا نہ کھانے کی صورت میں کوئی ادائیگی نہیں ہوگی۔

(41) میں اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ اگر مجھے اپنی کسی بیماری کی وجہ سے مخصوص پرہیزی کھانا چاہیے ہوگا تو میں اس کا بندوبست خود کروں گا/گی اور پاکستان حج مشن سے ایسا کوئی مطالبہ نہیں کروں گا/گی۔

(42) میں جانتا/جانتی ہوں کہ منٰی میں مکتب اور خیموں کی جگہ کا تعین سعودی ادارے کرتے ہیں اور خیموں میں حجاج کرام کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے جگہ کی کمی کا سامنا ہوتا ہے، ایسی مختصر جگہ پر ضبط نفس اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کروں گا/گی اور دوسروں کو جگہ دینے میں پس و پیش نہیں کروں گا/گی۔ کسی قسم کی بے قاعدگی کی صورت میں مکتب کے عملے سے رابطہ کروں گا اور ان کے تعاون سے معاملہ حل کروں گا۔

(43) میں اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ میں نے از خود قربانی کے لئے رضا کارانہ طور پر ادائیگی کی ہے۔ میرے علم میں ہے کہ میری قربانی 10، 11 یا 12 ذوالحجہ کو کسی بھی وقت ہو سکتی ہے اور یہ جانتا/جانتی ہوں کہ قربانی کے ضمن میں ادا کردہ رقم ناقابل واپسی ہے۔ جو کہ قربانی بذریعہ اسلامی ڈویلپمنٹ بینک، جس کی ادئیگی بذریعہ حکومت پاکستان کی گئی ہے، وہ اختیاری ہے اور میں نے اپنی رضا و خوشی سے کی ہے لہٰذا میں اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ میں وزارت یا حج مشن کو قربانی کے وقت یا دن کا ذمہ دار نہیں ٹھہراوں گا/گی۔

(44) میں منٰی میں رمی (کنکریاں مارنے) کیلئے مکتب کی جانب سے دیے گئے پروگرام کے مطابق گروپ کی صورت میں جاؤں گا/گی اور جاتے ہوئے کوئی سامان ساتھ نہ لے جاوں گا/گی تا کہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جا سکے۔ اس طرح احکامات کے مطابق اپنی عمارت میں 12 یا 13 ذوالحجہ کو واپس جاؤں گا/گی۔

(45) میں جانتا/جانتی ہوں کہ منٰی سے طواف زیارۃ کے لیے کوئی سواری مہیا نہیں کی جاتی اور میں خود حرم کعبہ جاؤں گا/گی۔

(46) مجھے علم ہے کہ دوران مشاعر کھانا مہیا کرنا مکاتب کی ذمہ داری ہے اور یہ کھانا بلڈنگ میں مہیا کردہ کھانے کے عین مطابق نہیں ہو سکتا کیوں کہ مشاعر میں آمد و رفت اور پکانے کی سہولیات انتہائی محدود ہیں۔ یہاں پاکستانی روٹی بھی مہیا نہیں کی جا سکتی لہٰذا میں کھانا اور مشینی روٹی پر اعتراض نہیں کروں گا/گی اور میں اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ میں وزارت یا حج مشن کو اس سلسلہ میں ذمہ دار نہیں ٹھہراوں گا/گی۔

(47) میں اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ مجھے علم ہے کہ میں کسی بھی شخص کو اپنے کمرے میں یا مشاعر میں اپنے ساتھ ٹھہرانے کا مجاز نہیں ہوں۔

(48) مجھے علم ہے کہ 7 ذوالحجہ سے 13 ذوالحجہ تک منٰی، مزدلفہ اور عرفات کا نظام مکتب کے ذمہ ہوتا ہے لہٰذا میں اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ میں وزارت یا حج مشن کو اس سلسلہ میں ذمہ دار نہیں ٹھہراوں گا/گی۔

(49) مجھے علم ہے کہ منٰی، مزدلفہ اور عرفات میں پرائیویٹ حج گروپس جو کہ سرکاری حج سکیم سے زیادہ رقم وصول کرتے ہیں ان کے کھانے اور رہائش کا انتظام مختلف ہو سکتا ہے۔ لہٰذا میں پاکستان حج مشن سے ان کی طرح زائد سہولیات کا اصرار نہیں کروں گا/گی۔

(50) میں اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ مجھے علم ہے کہ یہ لازمی نہیں کہ مجھے دوران مشاعر ٹرین کی سہولت مہیا کی جائے کیونکہ ٹرین کی استعداد حجاج کی تعداد سے کم ہوتی ہے اور فقط ان مکاتب کو دی جاتی ہے جن کو سعودی حکومت کی مجاز اتھارٹی ایک خاص خطے میں جگہ فراہم کرتی ہے۔ میں ٹرین کی عدم دستیابی کی صورت میں مکاتب کی جانب سے فراہم کردہ بس سروس میں سفر کرنے کا پابند ہوں گا/گی اور ٹرین ٹکٹ کی فراہمی کے لیے نہ اصرار کروں گا/گی اور نہ ہی اس سلسلے میں کسی قسم کے ریفنڈ کا مطالبہ کروں گا/گی۔

(51) مجھے علم ہے کہ سعودی قوانین کے مطابق ہر حاجی کو صرف 5 لیٹر زم زم پاکستان لے جانے کی اجازت ہے جو مجھے سعودی عرب میں ایئرپورٹ پر یا واپسی پر پاکستان میں فراہم کیا جائے گا (سعودی قوانین کے مطابق زم زم اپنی پیکنگ کے علاوہ پاکستان لانے کی اجازت نہیں ہے)۔ میں اس کے علاوہ اپنے سامان میں اضافی پانی نہیں رکھ سکتا کیونکہ خلاف ورزی کی صورت میں میرا سامان آف لوڈ ہو سکتا ہے جس کا میں خود ذمہ دار ہوں گا/گی۔

(52) میں جانتا/جانتی ہوں کہ سامان کے کسٹم کی ذمہ داری میری ذات پر ہے۔

(53) مجھے علم ہے کہ حج پروازوں سے متعلق اور ہوائی سفر کے قواعد اور سعودی تعلیمات کے تحت میرے سفری سامان کا زیادہ سے زیادہ وزن متعلقہ فضائی کمپنی کے قواعد کے مطابق ہوگا۔ اگر میرے سامان کا وزن اس سے زیادہ ہو تو میں قواعد کے مطابق فضائی کمپنی کو اس کا اضافی معاوضہ ادا کروں گا/گی۔ سامان مقررہ پیمائش اور معیار کے مطابق نہ ہونے کی صورت میں حکومت پاکستان اور متعلقہ ایئر لائن پابند نہیں ہوں گے۔

(54) مجھے اس بات کا علم ہے کہ دوران سفر میرا سامان گم بھی ہو سکتا ہے۔ لہذا میں اپنے سامان کی حفاظت کا خود ذمہ دار ہوں گا/گی اور اس سلسلے میں وزارت مذہبی امور یا اس کے کسی بھی ادارے کو اپنے سامان کی گمشدگی کا ذمہ دار نہیں ٹھہراؤں گا/گی۔

(55) مجھے علم ہے کہ میں بغیر اجازت اور سرکاری پروگرام سے ہٹ کر مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور جدہ کے درمیان سفر نہیں کر سکتا/سکتی ہوں۔ مزید یہ بھی جانتا/جانتی ہوں کہ حج ویزہ پر ان تین شہروں کے علاوہ سعودی عرب کے کسی بھی اور شہر کے لئے سفر کرنا منع ہے۔ اگر میں سعودی مکتب کی اجازت یا اجازت کے بغیر کسی اور شہر کا سفر کروں گا/گی تو میں اپنے تمام معاملات بشمول بیماری کی صورت میں علاج معالجہ کا ذمہ دار ہوں گا/گی۔

(56) میں جانتا/جانتی ہوں کہ گورنمنٹ حج سکیم کے تحت مکتب فیس، ٹرانسپورٹ و خیمہ اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں رہائش کی رقم واجبات حج سے کاٹ لی جائے گی جو نا قابل واپسی ہے۔

(57) مجھے واجباتِ حج کی جمع شدہ رقم کو وزارت کی طرف سے بینک کے بغیر سود کے شرعی تقاضوں کو پورا کرنے والے اکاونٹ میں جمع کرانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(58) میں جانتا/جانتی ہوں کہ ہوٹل/بلڈنگ انٹیریئر، بس، ٹرین اور اسی طرح کی دیگر اشیاء کو نقصان پہنچانے کی صورت میں نقصان ادا کرنا ہوگا، لہذا میں ایسی کسی کاروائی سے گریز کروں گا/گی۔

(59) میں جانتا/جانتی ہوں کہ رہائش مناسب عمارتوں کی دستیابی کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف اوقات اور مختلف مالکان سے مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے ممکن ہے کہ آمنے سامنے یا ملحقہ عمارتوں کا کرایہ ایک دوسرے سے مختلف ہو۔ نیز کرایہ عمارتوں کی خصوصیات پر منحصر ہے جو بلکل ایک جیسی کبھی نہیں ہوتیں۔ لہذا دوسری عمارتوں میں رہائش پذیر پاکستانی یا دیگر حجاج کرام کے کرائے کو مدنظر رکھ کر کسی قسم کے ریفنڈ یا رقم کا مطالبہ نہیں کروں گا/گی۔

(60) میں جانتا/جانتی ہوں کہ اس اقرار نامہ میں درج نکات سے انحراف کی صورت میں وزارت مذہبی امور میرے خلاف کاروائی کا حق رکھتی ہے۔ ان ہدایات پر عمل نہ کرنے کی صورت میں حکومت پاکستان کو حق حاصل ہے کہ مجھے حج سے قبل یا بعد فوراً واپس پاکستان بھجوا دے۔

(61) میں سعودی حکومت اور حکومت پاکستان کی طرف سے عائد کردہ شرائط کا پابند رہوں گا/گی۔ مجھے علم ہے کہ میں سعودی عرب میں قیام کے دوران اپنے چال چلن اور حفاظت کا خود ذمہ دار ہوں گا/گی۔ اس سلسلے میں ہونے والی کاروائی سعودی عرب کے قوانین کے مطابق ہوگی اور میں اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ میں پاکستان حج مشن یا وزارت مذہبی امور کو اس سلسلے میں ذمہ دار نہیں ٹھہراؤں گا/گی۔

(62) کرونا کے حوالے سے سعودی تعلیمات برائے رہائش/ کھانا/ ٹرانسپورٹ وغیرہ کی پابندی کروں گا/ گی۔

(63) کرونا SOP سعودی قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں سزا/ جرمانہ ادا کرنے کا پابند ہوں گا/ گی۔

(64) فریضہ حج چونکہ ایک نہایت اہم مذہبی ستون ہے۔ میں اس امر کا خود کو پابند کروں گا کہ مجھ سے کسی قسم کی فحش حرکات یا غیر اخلاقی سرگرمیاں جس سے میرے دوسرے حاجی بھائیوں کو تکلیف ہو سے گریز کرونگا اور خاص طور پر رش اور ہجوم والی جگہ پر۔

(65) اگر ان غیر اخلاقی یا اخلاق باختہ حرکات کی وجہ سے میں قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں یا اداروں کی گرفت میں آتا ہوں تو میں خود ذمہ دار ہونگا۔ اور دونوں ممالک کے قوانین کے تحت مجھے سزا دی جاسکتی ہے۔

کامیاب درخواست نمبر	
کامیاب درخواست گزار کا نام	
دستخط/ نشان انگوٹھا	